



## سوال

(30) چہ بننے کی نذر کی شرعی حیثیت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ایک بھائی نے کسی مقبرے کے بارے میں نذرمانی کہ وہ وہاں پہنچنے تک کسی سے کوئی بات نہیں کرے گا اور اپنی زبان بالکل بند رکھے گا کیا اس طرح کی نذر ماننا جائز ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نذر کے بارے میں پہلی چیز تو یہ ہے کہ نذر صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ماننی چاہئے، دوسری بات یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کی نذر نہیں ماننی چاہئے جو شریعت میں جائز نہ ہو۔ معیشت (نافرمانی) کی نذر ماننا جائز نہیں۔ ہماری شریعت میں خاموش بننے کی کوئی نذر ماننا جائز نہیں۔ بلکہ اسے جاہلیت کا عمل قرار دیا ہے۔ قیس بن الوہازم بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ احسن قبیلہ کی ایک عورت کے پاس تشریف لائے جسے زینب کہا جاتا تھا۔ تو آپ نے اسے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے، آپ نے پوچھا:

« ماہا لا تتکلم؟ » فقالوا: حجت مصریة، فقال لها: « تکلمی فان بذالاکل، بذامن عمل الجاہلیة » فقالت:

”یہ گفتگو کیوں نہیں کرتی لوگوں نے بتلایا کہ اس نے خاموش بننے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے اسے فرمایا: بات چیت کرو، اس لیے کہ یہ خاموشی جائز نہیں، یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ تو اس نے بول چال شروع کر دی۔“

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(حفظت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لا تتم بعد احتلام ولا صمات یوم الی اللیل))) (الوداؤد، الوصایا، ماجاء متی ینقطع الیتم، ح: 2873)

”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھا ہے کہ بالغ ہونے کے بعد قیمی نہیں رہتی اور پورا دن خاموش بننے کی کوئی حیثیت نہیں۔“

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، اچانک آپ کی نظر ایک (دھوپ میں) کھڑے آدمی پر پڑی، آپ نے اس کے بارے میں پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام ابو اسرائیل ہے، اس نے نذرمانی ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، نہ سایہ حاصل کرے گا اور نہ گفتگو ہی کرے گا اور وہ روزہ رکھے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:



(مر وہ عیتکم، ویستظل، ویلتقد، ویتم صومہ) (بخاری، الایمان والنزور، النذر فیما لایملک و فی معصیہ، ح: 6704)

”اسے کہو کہ وہ گفتگو کرے، سایہ حاصل کرے اور بیٹھ جائے، البتہ اپنا روزہ پورا کرے۔“

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاموش رہنے کی نذر ماننا جائز نہیں، نیز اگر ایسی نذر مان لی ہو تو اسے توڑ دینے کا حکم ہے اور اس کا کوئی کفارہ بھی نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو نذر توڑنے پر کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ یاد رہے کہ مقبروں کی طرف سفر کرنا ناجائز ہے، اس اعتبار سے بھی یہ نذر باطل ہوگی۔

هذا ما عندهم في والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ افکار اسلامی

شُرک اور خرافات، صفحہ: 116

محدث فتویٰ